ہمیشہ جہلا کو ذلیل سمجھتے آئے ہین۔ ایک عاقل کو ایک بڑے دولتمند جاہل کے یہان تھوکنے کی
ضرورت ہوئی اسکے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ مین نے یہان کوئی اور چیز اس قابل نہ پائی جسپر
تھوکتا جسکو دیکھا نہایت نفیس تھی البتہ تیرا منہ اس کے لایق تھا۔

دولت اگرچہ بظاہر ذی وقعت شے ہے لیکن حقیقت مین سرفراز نہین ہے۔ علم سے اگرچہ
افلاس نہ جائے۔ لیکن علم کی خوبیون مین کوئی کلام نہین ہوسکتا۔ عالم و جاہل کو اگر مٹی اور سونے
سے تعبیر کرین تو خلاف نہین بلکہ اس سے بھی بڑا فرق ہے علما مثل انبیا بنی اسرائیل کے کہے گئے
ہین۔ انسان کو اگر کوئی چیز سچی انسانیت بتلا سکتی ہے تو وہ علم ہے۔ جاہل کی زندگی جانورون
سے ہرگز ممتاز نہین ہوسکتی۔ جہان تک علم کی تعریف اور جہل کی برائیان کی جائین کم ہین۔ علم
کی کوئی تخصیص نہین ہے ہر شخص پر یکسان پرتو ڈالتا ہے البتہ اسکی خصوصیات جدا جدا ہین
کرالین۔ عورت و مرد سب علم کے محتاج ہین۔ یون تو تعلیم کی کوئی حد مقرر نہین کی جاسکتی۔
لیکن تاہم وضاحت بیان کے لئے میری رائے ہے کہ عورتون کو ضروری تعلیم مذہب کے
بعد طب۔ ریاضی۔ دستکاری۔ امور اخلاق سے کم و بیش ضرور آگاہی حاصل کرنا چاہیئے
کیونکہ بغیر ان کے عورتین ہرگز اپنے گھر کا انتظام نہین کرسکتین انتظام تو در کنار بغیر ان کے وہ اپنے
خاوند کو بھی راضی نہین کرسکتین۔ حق و باطل کی تمیز اولاد کی باقاعدہ تربیت اصولی پرورش و
تعلیم تو ایک امر اہم ہے۔

باوجودیکہ علم کی عام طور سے رواج ہوچلا ہے اکثر شرفا عورتین علم کی طرف مائل ہین لیکن
ابھی تک بہت کم کتابین ان کی ضرورتون کے لائق لکھی گئی ہین۔ کتب بینی کا شوق اگر ہوتا بھی ہے تو
گل بکاولی۔ بزم عشق وغیرہ مخرب اخلاق کتابون کے سوائے بہت کم کتابین ان کے ہاتھون مین نظر آتی ہین
اسلئے ایک اخلاقی کتاب کا دیکھنا جو ان کے غم غلط کرنے کے سوائے عمدہ مشورہ بھی دے اور محنت و

جفاکشی سکھلائے) مرتب کرنا ضروری سمجھا گیا۔ انشاء اللہ اس کتاب کے مطالعہ سے اخلاق
درست ہوگا اور کاروبار اور کل ضروری امورات دنیوی سے بخوبی واقفیت ہوجائیگی ایک
کم عمر لڑکی بڑے سے بڑے گھر کی سربراہی کر سکے گی۔ اس کتاب مین عورتون کی تعلیم و
تربیت وغیرہ کے سوائے اور بہت سی ضروریات پر بحث کی گئی ہے ایک جاہل اور پڑھی
لکھی عورت مین جو فرق ہے وہ پورا پورا دکھایا گیا ہے اس کے مطالعہ سے عورتین واقف
اور تجربہ کار ہوکر علم و محنت کی شوقین ہوجائینگی وہ اپنے خاوند کو عزت کی نظر سے دیکھینگی بات
بات پر رنجش اور جھگڑے سے بچ سکینگی۔ اپنے اولاد کی تربیت بخوبی کرلینے پر آمادہ ہوجائینگی
غرض یہ کتاب عورتون کو ایک اچھے معلم کا کام دیگی تنہائی مین دل بہلا سکیگی۔ عقلا اور مدبرین سے
التماس ہے کہ اپنے بچون عورتون کو اس کے دیکھنے کا شوق دلائین اس کے بعد اس
کتاب کا فرض ہوگا کہ ان کی پوری اصلاح کرے۔ اگر آپ لوگ بالفعل پسند نہ فرمائین گے
تو یاد رہے کہ ایک روز یہ اپنی خوبیان بتا کے آپ کی نظر مین مقبول ہوکے رہیگی لیکن
جتنے روز آپ سے دور رہے گی اسوقت تک کے فائدون سے بھی بے خبر رہینگی۔ یہ کتاب
جسقدر دل سوزی سے لکھی گئی ہے امید تو ہے کہ اس سے بھی زیادہ قابل قدر اور عمل
ثابت ہوگی ۵

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس — در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

اسپر عمل کرنا اور اہل حاجت تک پہونچانا دوسرون کا فرض ہے مین اپنے فرض سے
سبکدوش ہوتا ہون۔ دوسرون کو اختیار ہے۔ یہ کتاب کسی فرقہ یا گروہ یا مذہب سے
تعلق نہیں رکھتی۔ عام انسانی فائدے سے متعلق ہے۔ زندگی کا ایک اچھا راستہ بتانے
سے کام رکھتی ہے۔ اگر بچون خصوصاً عورتون کی تعلیم مین داخل کردیجائے تو بہت مناسب

ہوگا۔ ہر ایک عورت کو اس کتاب کا دیکھنا نہایت ضروری ہے ان کی خیر خواہی اور اصلاح
اس کا فرض ہے۔ چونکہ انسان مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے ایک کی ضرورتین دوسرے سے
وابستہ ہین۔ بغیر ایک دوسرے کی مدد کے ایکدم زندگی بسر نہین کر سکتا۔ کہانے پینے لباس
مکان تمام چیزون مین دوسرے کا محتاج ہے کسی پر اختیار اور قدرت بہی نہین رکہتا یہ
صرف انتظام خداوندی ہے کہ ایک کی ضرورتین دوسرے کے ساتہہ وابستہ کرکے اس امر
کو پورا کیا۔ اگر ایسا نہوتا تو دنیا کے کاروبار نہ چل سکتے۔ جب سب ایک دوسرے کے محتاج
ہین۔ اور آزاد بہی تو اس حالت مین اس سلسلہ کو قائم رکہنے اور باہم ملکر چلنے کی بہت
ضرورت ہے۔ قدرت نے ضرورت ہی کو اس امر کا انتظام دے رکہا ہے ہر شخص اپنی ضرورت
کی وجہ سے دوسرے سے بہ سلوک پیش آئیگا۔ اس کے بعد ایک خاص قوت ایمانی
دیگر ہدایت کی اور ظاہری بادشاہ مقرر کئے تاکہ ایک دوسرے مین جہگڑا لڑائی نہونے دین
اور پوری خبر رکہین۔ ایک قوت عقل کی بہی دی جس سے پوری طرح سے سمجہہ سکین اور
برائی سے بچین۔ جانور اس سے بری سمجہے جاتے ہین۔ ان کو کوی ضرورت نہین کہ ایک
دوسرے کے محتاج رہین۔ لیکن کسی قدر یہ انتظام ان مین بہی پایا جاتا ہے۔ اپنے جوڑے
کے ساتہہ سب اسیطرح سے زندگی بسر کرتے ہین۔ اپنے گروہ کے ہمدرد ہوتے ہین۔ جب
ایک پر کوئی مصیبت آتی ہے تو سب اس کے شریک ہوتے اگر کچہہ نہین ہوسکتا تو اظہار
تاسف ہی کرتے ہین۔ جب جانورون کی یہ حالت ہے تو انسان کو بہت زیادہ میل
ملاپ ہمدردی کی ضرورت ہے۔ دو انسان جن کی ضرورتین ایک دوسرے کے ساتہہ
بندہی ہین۔ ان کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کی حالت سے آگاہ رہین تاکہ سچے لطف
سے زندگی بسر کرسکین۔ عورت و مرد پر شادی ہوجانے کے بعد ایک دوسرے کی ہمدردی

ضرورت دیکھکر چند عام فہم اور ضروری مضامین اس کتاب مین لکھدیے تاکہ کم از کم روزمرہ کی باتون سے
تو واقف ہوجائین اور بیکاری مین اپنا وقت ضائع نہ کرین۔

جو ذی علم عورت و مرد اپنے قابل کوئی نئی بات نہ پائین وہ عیب جوئی اور بدگوئی سے معاف
رکھین۔ یہ مسائل کم علمون کے لئے لکھے گئے ہین علمی مسائل عمدہ عمدہ عبارات مین بہت موجود ہین لیکن
ہماری عورتین ان کی پڑہنے اور سمجھنے کی پوری لیاقت نہین رکہتین۔ اگر چند عورتین انکو سمجھہ بہی سکین تو
کیا ہوسکتا ہے۔

عورتون کی حالت پر نظر کرتے ہوئے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ امید ہے کہ اہل علم نظر انصاف
سے ملاحظہ فرماکر اپنے متعلقین کو اسکی پڑہنے اور عمل کرنے کی ترغیب دین گے۔ اس کتاب مین
تمام وہ باتین بتائے گئے ہین جن کی پابندی سے انسان ہر دلعزیز ہوکر دین و دنیا کی فلاح حاصل کرسکتا ہے

پہلا باب

مزاج کی خوبی اور اوسکی اصلاح کے بیان مین

جہان رام ہوتا ہے میٹھی زبان سے
نہین لگتی کچھ اس مین دولت زیادہ

عورت جب اپنی مرد کی یہان جاتی ہے تو اوس کی مزاج کی دریافت کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر نیک مزاج ہوئی تو ہر شخص تعریفین کرتا عزت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نیک مزاج عورت جس گھر مین جائیگی اوس گھر کو روشن کر دیگی بہت سے لوگ اوس کے مداح ہون گے۔ اگرچہ اوسکا خاوند بدمزاج ہی ہو اسکی نیکی مزاجی سے نیک مزاج ہو جائیگا۔ جب عورت کسی بات پر نیک مزاجی سے پیش آتی ہے تو اوس کے مرد کو اوسکا بہت خیال ہوتا ہے۔ اور آئندہ سے احتیاط کرتا ہے۔

عورت اگرچہ خوبصورت نہ ہو لیکن نیک مزاجی کی وجہ سے ہر دل عزیز رہتی ہے صورت متعدی شے نہین ہے۔ مزاج متعدی ہے اسکا اثر دوسرون پر ہوتا ہے۔ ایک مزاج کی خوبی کی وجہ سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین۔

صورت ایک روز مین بگڑ جاتی ہے اور یہ جوہر تازیست قائم رہسکتا ہے۔ خوبصورت
عورت کی بہت دشمن ہوتے ہین۔ نیک مزاج عورت کی دنیا دوست ہوتی ہے۔ نیک مزاج
عورت خدا کی رحمت ہے۔ کیسا ہی مرد ہو لیکن نیک مزاج عورت سے ضرور خوش رہیگا۔ ہر چند کہ مرد
خوبصورتی کا خواہشمند ہو لیکن نیک مزاج عورت پاجانے پر صبر کر سکے گا۔ عورتین اپنی نیک
مزاجی سے اپنے خاوندون کی تمام برائیان چھوڑا سکتی ہین۔ نیک مزاج عورت ہر تدبیر مین کامیاب
ہوگی۔ عورتون کو اپنے خاوندون کی خوش اور راضی رکھنے کے واسطے اس سے بہتر کوئی
اور ذریعہ نہین ہے کہ وہ نیک مزاج بنجائین۔ نیک مزاج عورت گھر بھر کی اصلاح کر سکتی ہے
نیک مزاج عورت فخر خاندان ہے۔ نیک مزاج عورت اپنی اولاد مین نیک صفات پیدا کر سکتی ہے
(جیسا کہ معیار الصحت کے مطالعے سے معلوم ہوگا) اگرچہ مزاج خلقی شئے ہے۔ لیکن پھر بھی اچھی
تربیت اور صحبت سے اگر پورا نہین تو کچھہ ضرور درست ہوسکتا ہے لڑکیون کی مزاج درست کرنے
کی بہت کوشش کرنا چاہیئے عورتون کو بدمزاجی کی وجہ سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ بہت کم
بدمزاج عورت کا خاوند خوش رہتا ہے روزانہ ایک نیا جھگڑا ہوتا ہے آخر دونون کی زندگی
برباد ہوجاتی ہے۔ عورتون مین کوئی برائی بدمزاجی کے برابر نہین

عورتین مردون کی محتاج اور محکوم ہین پھر مرد انکی بدمزاجی پر کیونکر صبر کر سکیگا۔ نیک مزاجی
آگ پر پانی کا کام دیتی ہے۔ نیک مزاج عورت کا خاوند فرمان بردار بنا رہیگا۔ عورتون کو نرم
مزاجی ضرور ہے۔ نرم مزاجی سے بڑے بڑے کام نکلتے ہین عورت اگر کوئی اچھی بات بھی سختی
سے کہے تو مرد کبھی قبول نکرے گا۔ نرمی سے جانور تک خوش اور تابع ہوتے ہین۔ نرمی سے
بیگانہ اپنا اور سختی سے اپنا بیگانہ ہوجاتا ہے۔ بدمزاجی عورتون کی بڑی دشمن ہے۔
اگرچہ خوبصورت عورت بھی ہو لیکن بدمزاجی اُسے بیقدر رکھے گی بدمزاجی کی تکلیف ہر وقت

بزرگ کے حوالہ سے جواب دے تاکہ وہ شرمندہ نہ ہو جائین۔ اگر انکار کرین تو اصرار
نہ کرے کیونکہ اس صورت مین بجز رنجش کے اور کچھہ حاصل نہین کسی دوسرے وقت سمجھا دے
یا کسی اور شخص سے جو اس سے بڑا ہو یا برابر کا ہو ان کے غلطی کی اصلاح کرائے۔ لیکن
خود بری رہے۔ یہان تک کہ اسوقت وہان موجود بھی نہ رہے اپنے بڑون کی عزت اور
ادب کرے۔ اگر چھوٹون سے گفتگو کرے تو ان کی سمجھہ کو پہلے دیکھہ لے اور گفتگو اسیطرح
پر نہ کرے کہ گستاخ ہو جائین جتنی ضروری باتین ہون مناسب الفاظ و لہجہ مین کہدے اگر کوئی
بے ادبی مخاطب سے ظاہر ہو ہرگز نہ ہنسے بلکہ منع کر دے کہ آئندہ سے خیال رکھو دوبارہ سرزد ہونے
پر اُسے مناسب سزا دے۔ ڈرانا دھمکانا ہی مارپیٹ سے اچھی سزا ہے لیکن جب تک عورت
خود ادب سے نہ رہے گی نصیب نہین ہو سکتا۔ زیادہ گفتگو اچھی نہین ضرورت سے بات کرین
پیشانی یا ابرو پر بل نہ ڈالین۔ بلکہ خندہ پیشانی کے ساتھہ آہستہ جواب دین زور سے گفتگو
نہ کرین۔ بات کرنے مین ہنس دینا بڑی بداخلاقی ہے۔ اس سے رعب و وقار جاتا رہتا ہے۔
بات کے وقت اپنے مخاطب کے طرف نگاہ رکھے اور اس کے چہرے کے تغیر کو دیکھا کرے
اگر مخاطب متوجہ نہین ہے یا اسکو پسند نہین آتی تو گفتگو بند کرے۔

کوئی اچھی بات اگر اپنے خاوند سے کہنا چاہے تو کسی بزرگ کے حوالہ سے کہے اپنی رائے
نہ ظاہر کرے۔ اس سے سننے والے کی توجہ زیادہ ہوگی غور سے سنے گا اس کے ماننے مین
کوئی شرم نہ کرے گا۔ باتین تھوڑی اور اچھی کہین جب کوئی شخص باتین کرتا ہو غور سے سنا کرین
آخر مین ضروری مختصر جواب دین۔ دوسرے جسطرح سے گفتگو شروع کرین خیال رکھین اگر وہ
طریقہ پسند آئے خود بھی اسی طرح کرین کسی کی بات ہرگز نہ کاٹین۔ اگر ان کی بات کسی کے
خلاف ہو تو اسکی برائی نہ کرین بلکہ اپنے دعوے کے موافق دلیل لائین کسی کو ذلیل نہ کرین جن

باتون سے ہنسی آوے پرہیز کرین قہقہہ نہ لگائین۔

اپنے خاوند کی باتین کسی سے نہ کہین۔ اگر اُن کے عیب پر بھی اطلاع ہو جاوے خود تک محدود رکھین اپنے سے بھی بھول کر نہ کہین۔ اگرچہ خاوند کتنا ہی مہربان رحم دل ہو انکی باتون کا خیال رکھین اس سے زیادہ اصرار نکرین اپنا حق نہ جتائین اس کی غلطیون پر شرمندہ نہ کرین بلکہ مناسب طریقہ سے آگاہ کردین۔

کوئی بات یا فرمائش سختی سے نہ کرین۔ گفتگو مین اس کی رغبت کا خیال رکھین۔ پڑوسیون اور ہمجنسون سے بیکار باتین نہ کرین۔ اپنے ضروری کاروبار خانگی سے فارغ ہو کر کسی علمی شغل مین بسر کرین۔ غرض ہر شخص کو عموماً اور عورتون کو خصوصاً آداب گفتگو کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ وہ بات بیکار ہوگی اور برا نتیجہ پیدا کرے گی۔ اولاد پر بہت خراب اثر پڑے گا۔ دنیا مین بہت سی عورتین ہین جو صرف اپنی بے قاعدہ گفتگو یا بدزبانی کی وجہ سے اپنے عیش و آرام سے بے خبر ہین۔ نہ صرف اپنے خاوند ہی کے نگاہ مین بلکہ عزیز و اقارب اور تمام زمانہ کی نظرون مین ذلیل و خوار ہین۔ ان کے وجود سے پڑوسیون کو بھی ایک قسم کی تکلیف ہوتی ہے۔

عورتون کو اپنی شیرین کلامی اور سچ سے دوسرے کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ ناگوار ہونیوالی سچی بات بھی نہ کہین۔ کسی کو خوش کرنے کے واسطے جھوٹ نہ بولین۔

تیسرا باب ۔ اسباب زینت مین

اکثر عورتین زینت کے معنی نہین جانتین ان کا خیال ہے کہ زینت صرف لباس کے رنگ برنگ خراش وتراش زیور کی چمک دمک مسی پان سرمہ کاجل کنگی چوٹی ۔ سونا چاندی کی خوبیون پر منحصر ہے ۔ جن عورتون مین یہ باتین نہین ہین وہ بری ہین دلداری کے اسباب نہین رکھتین ۔ عورتون کی خوبی صرف بناؤ سنگار اور صورت ہی سے نہین ہے ۔ وہ نیک مزاجی ۔ ہمدردی اور محبت سے زیادہ عزیز اور پسندیدہ ہو جاتی ہین ۔ لازوال خوبی یا اچھا اور نہ کم ہونے والا زیور عاجزی ۔ فرمانبرداری نرمی ۔ مہربانی ۔ خوش خلقی ۔ ہمدردی ۔ صبر ۔ ادب ۔ تحمل ۔ رضا ہین ۔ لباس مین عورتین اسقدر مصروف رہتی ہین کہ لباس کی اصلی خوبی جاتی رہتی ہے ۔ لباس کی اصلی غرض ستر اور آرام بدن ہے ۔ تیسرے عارضی غایت زینت ان دونون سے خود پیدا ہو جاتی ہے لیکن اسوقت وہی غرض اصلی سمجھی جاتی ہے ۔

بھاری لباس کبھی آرام نہین دیسکتا اس کی حفاظت مین بڑی بڑی دقتین ہونگی ۔ سادہ لباس کم خرچ و آرام دہ ہوتا ہے ہر وقت اسکی فکر نہین رہتی اور جلد جلد صاف بھی ہو سکتا ہے ۔ اسکے علاوہ ہلکے لباس سے فرحت ہوتی ہے ۔ اسوقت کی عورتین زیور کی نہایت دلدادہ ہین ۔ زیور بغیر اپنی زندگی بے لطف سمجھتی ہین ۔ زیور کی کثرت سے اپنے جسم کو خراب کرلیتی ہین ۔ کان ۔ ناک مین سوراخ کرکے زیورون کی کثرت اور بوجہ سے اپنی صورتین بگاڑ دیتی ہین ۔ ہرچند کہ زیور کے بوجھ سے تکلیف ہوتی ہے لیکن شوق اور فخر سے برداشت کرتی ہین ہزار ہا روپیہ ضائع کرکے زیور بناتی ہین ۔ زیور کے شوق مین اپنی صحت و آرام برباد کر دیتی ہین ۔ یہ نہین سمجھتین کہ زیور سے نہ کوئی خوبی ہوتی ہے اور نہ زینت ۔

فرق نہ آنے دیا سوتدبیریں کرکے ایک بہاری سی ساڑھی یا پاے زیب بنوا کے چھوڑا۔ زیور اور کپڑوں کیواسطے خاوند کو قرضدار کر دیا۔ یہ نہ سوچا کہ عورت و مرد ایک ہی ہیں جو اس کا مال ہے وہ اپنا ہے اگر اسکو تکلیف ہوگی تو ہمکو بھی ہوگی اگر وہ قرضدار ہوجائیگا تو ہمپر ہی ذمہ داری ہوگی۔ صرف اپنے نہیکار شوق میں عورتیں اپنی نادانی سے استقدر تکلیف دیتی ہیں اور اپنی اولاد کو ہمیشہ کے واسطے قرض میں گرو کرکے جاتی ہیں وہ غریب پھرتے پھرتے دوسروں کی گردن پر بار چھوڑ جاتا ہے۔ کاش ہماری عورتیں اصلی زینت سے آگاہ ہوجائیں اور سچے زینت اور آرام کی طالب ہوجائیں تو بہت اچھا تھا۔

صفائی اور آرایش مکان جو مفرح اور موجب صحت ہیں اس کا کچھ خیال نہیں ہوتا حالانکہ یہ بہت ضروری اور عورتوں کے ذمہ ہے۔ عزت اور زینت علم و ہنر سے ہے زیور اور لباس سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگرچہ ایک نادان عورت زیور اور لباس سے آراستہ ہو لیکن لوگوں کی نظروں میں ہوشیار بے زیور معمولی لباس والی عورت کی بہت عزت ہوگی نہ ظاہری شان شوکت سے یہ بڑہ جائیگی اور نہ سادگی سے وہ گھٹ سکتی ہے۔ عقلمند عورتوں سے امید ہے کہ سچی زینت اور شوق و آرام کی طرف توجہ کرکے خود اور اپنے خاوند کو خوش کرینگی۔ دنیا میں عیش و آرام اور خوشی سے زندگی بسر کرینگی اور باتوں کی اصلاح کے بعد عورتوں کو ایک بڑے کام کیطرف متوجہ ہونا چاہئے۔ جو ان کا خاص فرض ہے اور بغیر ان کے اس کا حسن انجام دشوار ہے۔

چوتھا باب ۔ انتظام خانہ داری میں

خانہ داری کو اچھی طرح سے چلانے کے واسطے عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے بلکہ عورت و مرد میں سے اگر ایک پڑھا لکھا ہو اور دوسرا جاہل تو اس گھر میں ہمیشہ نا اتفاقی اور جنگ و جدل رہیگی۔ عورتیں خانہ داری کی جان ہوتی ہیں اگر وہ سلیقہ مند ہونگی تو وہ مکان اچھا

اور کہین آرام سے رہینگے۔ عورت اگر پڑہی لکہی نہوگی تو اپنے بچون کی تربیت اور اپنے خاوند
کے خوش رکہنے مین کامیاب نہوگی۔

گہر مثل ایک چہوٹی سی سلطنت کے ہے مرد بادشاہ اور بی بی وزیر ہے یہ ظاہر ہے کہ
کل انتظام وزیر ہی کے سپرد ہوتا ہے وہ ہر طرح کے سیاہ سفید کا مالک ہوتا ہے وزیر اگر مدبر
اور منتظم ہے تو بادشاہ نیک نام اور رعایا آرام سے اپنی ہی اور اگر وزیر نالائق ہوتا ہے تو
کتنی ہی بڑی سلطنت یعنی گہر کیون نہ ہو برباد ہو جاتی ہے اور اس ملک مین کسی کو آرام
نصیب نہوتا۔ وزیر کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض سے پورا آگاہ اور باخبر رہے اور پورا انتظام کر
جیسے کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے چہوٹے چہوٹے امور کا انتظام نہین کرتا۔ اسیطرح کوئی
مرد اپنے گہر کے جزئی انتظامات نہین کر سکتا۔ ایک آدمی کہان کہان کے کام کرے مرد باہر
کے کام وکاج نوکری چاکری کرکے ہارا تہکا اپنے گہر مین آئے اور یہان کے بہی انتظام کی
خبر رکہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

اگر عورتین اپنے گہر کا پورا انتظام نہ کرینگی تو خود بہی تکلیف اٹہائینگی۔ اور مرد کو بہی تکلیف
مین مبتلا کرینگی۔ یہ وزارت توکچہہ ایسی نہین ہے کہ جب مغلوب ہوتے دیکہا جہٹ [illegible]
جائے بلکہ تمام عمر اسکے ساتہہ رہنا ہے اگر بادشاہ غریب یا قرضدار ہو جائے گا تو وزیر اس
ذمہ داری سے بری نہین ہو سکتا ہر حال مین شریک رہیگا پس جو وزیر یعنی جو عورتین اپنی
سلطنت یعنی گہر کا عمدہ انتظام نہین کرتین وہ نہایت بدقسمت ہین انکو رنج و مصیبت
کیواسطے ہر وقت آمادہ رہنا چاہئے۔ وہ اپنے ہاتون سے اپنا آرام کہوتی ہین کتنی ہی دولت
کیون نہو اگر بے انتظامی سے صرف کیجائے گی تو ناکافی ہوگی۔ اور اگر تہوڑی سی آمدنی مین بہی
انتظام کیا جائے تو آرام سے بسر ہوگی۔ آرام آمدنی کی کمی اور زیادتی پر موقوف نہین ہے۔

آرام صرف انتظام کا لازمی نتیجہ ہے جو لوگ اس سے غافل ہین ان کو خواب مین بھی آرام نظر نہین آتا
انتظام خانہ داری کے واسطے کفایت شعاری لازمی ہے۔ اگرچہ کتنا ہی چھوٹا گھر اور کتنی ہی کم
آمدنی ہو لیکن انتظام ضروری ہے کیونکہ ہر ایک کی جتنی کائنات ہے اتنا ہی پھیلاوا بھی ہے
دو چار روپیہ کی آمدنی مین اگر پیسہ پیسہ کی نگہداشت نکی جائے گی تو وہی نتیجہ ہوگا جو زیادہ
آمدنی مین روپیون کے نقصان سے ہوگا۔ تھوڑی آمدنی مین تھوڑا قرض اور بڑی آمدنی مین
بڑا قرض دونون کا ایک ہی اثر ہے۔ ہر عورت کو اپنے گھر کی آمدنی کا اندازہ کرکے خرچ مقرر کرنا
چاہئے حقیقت مین تکلیف کا کوئی معیار نہین ہے دنیا مین تکلیف سے بچنا دشوار ہے۔
اگر بھوک کی تکلیف کی برداشت نہ ہوگی تو قرض خواہ کے سخت الفاظ ضرور سننے ہونگے اور اگر گھی
اور گوشت کے غذا نہ چلیگی تو دولتمندونکی خوشامد اور خدمت کی ذلت قرض خواہونکے سخت
تقاضہ تو ضرور برداشت کرنے ہونگے۔ بہت اچھا ہوتا اگر تھوڑی دیر کی واسطے اپنے دلکو سمجھا
کر منا لیتیں تو کسی کے احسان مند نہ ہوتے۔ گندری یہ حالت ہے جتنا بڑھاؤ بڑھتا جاتا ہے ربڑ کے مانند
اور جب چھوڑ دو کم ہو جاتا ہے جو کچھ آج خرچ کیا جائیگا کل اس سے زیادہ کی خواہش ہوگی اگر پہلے ہی خواہش
کو بند کر دو تو آسانی ہے اور کل خواہش نہ ہوگی اگر ہوگی بھی تو روکنا آسان ہوگا۔

ہر گھر مین اپنی آمدنی کے کئی حصہ مقرر کرنا چاہئین ہر اک حصہ ایک کام کیواسطے معین ہو
اور ایک مناسب رقم پس انداز کیجائے تاکہ ضرورت کے وقت انجام دیسکے۔ جو لوگ بیحساب خرچ
کرینگے اگرچہ تھوڑا خرچ کرین لیکن ضرورت کے وقت وہ خالی رہینگے اور جو لوگ انتظام سے خرچ
کرینگے ان کا کوئی کام بند نہ رہے گا۔ کیونکہ ہر ایک کام کیواسطے ان کے پاس اک مد مقرر ہے
اور اگر کوئی غیر معمولی سبب ہو جائیگا تو اسی دن کیواسطے جمع کیا ہے وہ کام دیگا ان کی زندگی بڑے
لطف سے بسر ہوگی اور اپنے گھر کو بادشاہت بلکہ جنت کا مقابل پائینگے۔ ایسے گھر کی اولاد

پابند ہونگے۔ بچونکے اخلاق وحرکات ماںکے حالات کی پورے طور پر نمونہ ہوتے ہین۔ باپ کا اسقدر اثر
نہین ہوتا جتنا ماںکا ہوتا ہے کیونکہ ابتدائی صحبت اسکی رہتی ہے۔ علم یا خیال ہو جانیکے بعد پھر کیا ہو سکتا
ہے۔ پھر ماںکو اپنے بچے کی نیک وبد رحمدل نیک دل بنانے مین پورا پورا اختیار ہے اگرچہ اسکو سمجھ نا
ہو لیکن وہ اپنے طور پر اسکی نقل ضرور کریگا۔ بچونکو ہر قسم کی تعلیم تا امکان دیجاتی ہے اسمین بعض
غیر ضروری تعلیم بھی دیتے ہین۔ لیکن ایک نہایت ضروری تعلیم جسکے بغیر کسی خوبی کا پیدا ہونا
دشوار ہے۔ ایک لخت نہین دیجاتی۔ آداب مجلس حصول معاش وغیرہ کے لئے کم وبیش ہر طبقہ
مین تا امکان کوشش کیجاتی ہے۔ لیکن ابویت یعنے والدین ہونیکے فرائض کے طرف بچے
سے بھی توجہ نہین کیجاتی ذرا ذرا سے کاروبار کی تو ابتدا ہی سے تعلیم دیجاتی اور مشق کرائی جاتی
ہے۔ لیکن جس تعلیم پر دنیا کی تمام خوبیونکا دار ومدار ہے۔ اسکے طرف ادنی توجہ بھی نہین کیجاتی
اسکا خیال نہین کیا جاتا کہ یہ بچہ جب خود صاحب اولاد ہوگا تو اپنی اولاد کی تربیت اور پرورش کیونکر
کر سکیگا۔ تربیت اولاد کی طرف توجہ کیجائے جسپر ہر قسم کی خوبیان موقوف ہین۔

تربیت کرنیوالونکے جہل اور غفلت سے بہت سا وقت آرائش اور فضول چیزون مین
صرف ہوتا ہے۔ لیکن انتظام عیال کی تیاری مین کہ لڑکے یا لڑکی کا ایک گھنٹہ بھی صرف نہین
ہوتا۔ اکثر عورتین تربیت سے ناواقف ہین۔ وہ قدرتی تعلیم کا بچونکو کم موقع دیتی ہین۔ ذرا ذرا
سی باتونمین نہایت بے موقع دخل دیکر دماغ اور خیالات سب کا خون کر دیتی ہین۔

جب بچہ کو بات بات پر ٹوکا جاتا ہے تو وہ اپنی دلمین خیال کرتا ہے کہ یہ میری دشمن ہین
اور اوسکو ضد پیدا ہوتی ہے۔ نہایت جرأت سے اسکے کام کرنیکی کوشش کرتا ہے۔

کیا اچھا ہوتا اگر بچہ کو خود نتیجہ حاصل کرنیکا موقع دیا جاتا۔ اگر کوئی بچہ آگ سے کھیلتا ہوا اپنا ہاتھ
جلائیگا تو وہ آئندہ اوس صدمہ سے امن مین رہیگا۔ آگ کو دیکھکر وہ تکلیف یاد آجائیگی اور پھر [illegible]

اسکے قریب بھی نہ جائیگا۔ اس صدمہ سے اسکو صرف ایک آگ ہی کے مضرت کا علم حاصل ہوگا بلکہ اپنے دماغ سے کام لینے کا خیال بھی پیدا ہوگا۔ اور اپنی غلطی کا بھی ایک گونہ علم ہوگا۔ دوسرے کسی موقع پر اگر کسی چیز کے واسطے منع کیا جائیگا تو فوراً مان سکیگا۔ غرض آزادی بھی تربیت دینے مین بہت سے چیزونکا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ وہی عورتین لائق تحسین اور اپنے فرائض مین کامیاب سمجھے جاتے ہین۔ جو اپنی اعلیٰ تربیت کے ذریعہ سے اپنی اولاد کی جسمی اور اخلاقی طاقتون کو پورا نشو و نما دیتی ہین۔ اور وہی لوگ خوش قسمت ذی عزت نیک مزاج ہین جنکو انکی اصلی معلم نے ابتدا ہی مین سکھایا جو انکے خمیر مین داخل ہو گیا ہے۔ ماں اگر خود تو ایک فعل کی پابند ہے اور اپنے بچہ کو اس سے بعض رکھنا چاہتی ہے۔ قیامت تک قادر نہ ہوگی ایسی حالت مین بچہ کا کوئی قصور نہ ہوگا۔ اگرچہ نادان لوگ کل عیوب بچون کے ذمہ عاید کرتے اور اٹھتے بیٹھتے کو برا بھلا کہتے ہین۔ یہ خیال نہین کرتے کہ یہ اولاد دنیا مین صاف پاک آتی ہے لیکن اپنے لانیوالے کی حرکات سیکھکر انکی مثل ہو جاتی ہے ہم دیکھتے ہین کہ جو بچہ جیسے گھر پیدا ہوتا ہے ویسا ہی خیال اور اثر رکھتا ہے۔ نادان لوگون کی اولاد نادان ہی ہوتی ہے۔ اگرچہ بڑے ہونے پر تربیت بھی کیجائے۔ شیخ سعدی نے اپنی کتاب گلستان مین ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ ایک بادشاہ نے چورون کی جماعت کو قتل کیا ایک بچہ کو رکھکر اچھی تعلیم دی۔ ہوشیار ہو جانے پر اپنے محسن کے ساتھہ بدسلوکی کرکے اصلی مقام پر بھاگ گیا۔

شعر

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس

شعر

چون بود اصل جوہر قابل تربیت را در و اثر باشد

کہ یہ بھی معنی ہین کہ جسکی ابتدا خراب ہے وہ درست نہین ہو سکتا جس کی ابتدا اچھی ہو اگرچہ چند روز
بری صحبت مین بھی رہے لیکن اسکی اصلی تربیت جو بمنزلہ عادت ثانیہ کے ہو گئی ہے ضائع نہ ہو گی۔
ایک روز اس صحبت کو ضرور چھوڑے گا گویا کبھی اس رنگ مین تھا ہی نہین۔

ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اولاد ذی علم ہنر مند نیک مزاج ہو۔ لیکن کم لوگ اسکی پورا
کرنے کی کوشش کرتے ہین۔ اسوقت جسطرف دیکھو ہر شخص کم و بیش اپنی اولاد سے بیزار ہین
سب یہی کہتے ہین کہ اسوقت کی اولاد نالائق ناخلف۔ بدنام کنندہ بزرگان ہین۔ لیکن اسکے
اصلاح کی تدبیر چند ہی آدمی کرتے ہونگے۔ نرم لکڑی کو جسطرف چاہین موڑ سکتے ہین۔ جو شکل پیدا
کرنا چاہین ممکن ہے۔ لیکن سخت ہو جانے پر سیدہی کرنا بھی دشوار ہے۔ اگر زیادہ ضرور دیا جائے
گا تو ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہی حال بچہ کا ہے۔ جب تک چھوٹے ہین اسوقت تک
تو ہر قسم کے صلاحیت ہے آسانی سے اثر ہوگا۔ لیکن جون جون بڑے ہوتے جائین گے
تیون تیون دشواری بھی ہوتی جائیگی۔ اب اگر سختی بھی کی جائے گی تو کوئی مفید نتیجہ نہ ہوگا۔ زیادہ
مجبور ہونگے تو کہین نکل بھاگین گے۔ ہر اولاد مین ہر طرح کی صلاحیت کا آنا آسان ہے
بشرطیکہ اسکی تدبیر کیجائے۔ جس اولاد کی تربیت اچھی نہ ہوگی وہ قیامت تک شائستہ اور مہذب
نہین ہو سکتی۔ ماں اگر نیکبخت رحمدل۔ عالی دماغ ہے تو اسکے بچے بھی ضرور ویسے ہی ہونگے
ماں اگر کندۂ ناتراش صرف ظاہری انسان ہے تو حیوان کی زندگی بسر کرے گی۔ ماں کا سلیقہ
مند ہونا اولاد کے مہذب اور خوش سلیقہ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ باپ کی بدسلیقگی
کا اتنا اثر نہین ہوتا۔ ماں سانچے کے مانند ہے سانچے مین جو جو باتین ہوتی ہین اس مین ڈھلنے
والی چیز بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ جس قسم کی زمین مین جیسا تخم ڈالا جاتا ہے ویسی ہی بالیدگی
ہوتی ہے۔ اگر زمین اچھی ہے اور تخم بھی اچھا ڈالا گیا تو اس کی زیادہ بالیدہ اور بارآور ہونیکا

یقین ہوتا ہے۔ جس قسم کا بیج ہوتا ہے ثمر بھی اسی قسم کا ہوتا ہے یہی حال اولاد کا بھی ہے
جس قسم کا نطفہ ہوگا اور جیسی صحبت اور تربیت ہوگی ویسا ہی ہوسکیگا اس کے خلاف لاکھ
تدبیریں کریں بے سود ثابت ہونگے۔ عورت مرد دونوں کو مہذب اور سلیقہ مند ہونا چاہئے
تاکہ دنیا میں ان کے وجود سے آدمیوں کی زیادتی ہوسکے۔ اس مقام پر اس امر کا خیال کرنا
ضروری ہے کہ اگر تربیت اچھی نہیں ہوئی ہے تو تعلیم کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کرسکتی بلکہ تعلیم
ان کے برے افعال میں مدد دیگی کیونکہ فی نفسہ تعلیم برائی سے روک نہیں سکتی۔ یہ کام قوت
ایمان کا ہے۔ جو زیادہ تربیت سے متعلق ہے۔ اسی مضمون کو عقلا نے اور طرح سے ادا کیا ہے

بے ادب را علم و فن آموختن
دادن تیغ ست بدست راہ زن

عقلا نا اہل کو تعلیم دینا پسند نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ اس سے اور زیادہ فتور پیدا کرنیکا
اندیشہ ہے۔ روزمرہ کے مشاہدہ سے یہ بات ظاہر بھی ہوتی ہے۔

حقیقت میں ہر قسم کی خوبی اور ترقی تربیت اور تعلیم پر موقوف ہے تہذیب کی جڑ تربیت
علم کا ثمر ترقی جسکی تربیت و تعلیم اچھی ہوگی وہ اچھا رہے گا۔ ہاں اگر اپنے بچے کو عابد یا سخی بہادر
حکیم فلاسفر بنانا چاہے تو انھیں باتوں کی پابند رہے۔ اسوقت کی تعلیم یہ نہیں ہے کہ نصیحت
کریں بلکہ خود اسکی پابندی کریں عالی دماغی سے کام لیں جس طرح کی اولاد درکار ہو خود ہی
ویسے بن جائیں تو دیکھیں کیونکر انکی اولاد خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ اسطرح پر ترقی آسان ہوجائیگی
اور برائی رفتہ رفتہ خود دور ہوتی جائے گی۔ اولاد کے بڑے ہوجانے پر کسی قسم کی نگہداشت
اور ہدایت کی ضرورت نہوگی۔ وہ خود بخود برائی سے نفرت کرے گی۔ اچھے افعال کی پابند ہوگی
اپنے افعال سے ماں باپ اور تمام دنیا کو خوش کرسکے گی۔ جس اولاد کی تربیت اچھی
طرح سے ہوتی ہے وہ جلد بڑھ سکتی ہے کیونکہ اسکو خاص مناسبت ہوتی جاتی ہے۔ اگر

تربیت اچھی نہین ہوتی تو ہرچند کوشش اور سختی کی جائے کوئی نتیجہ نہین نکلتا اور ہمیشہ کے واسطے ناکارہ رہجاتی ہے۔

اس حالت مین گویا مان دوستی کے پردہ مین اپنی پیاری اولاد کے ساتھہ دشمنی کرتی ہے۔ اکثر اصحاب تعلیم کی سختی ناپسند کرتے ہین لیکن سختی سے بچنے کی تدبیر سے غافل رہتے ہین تربیت اگر عمدہ طور پر کیجائے تو پھر کوئی دشواری نہو۔ عورتین بچون کی پرورش مین اکثر بیجا پیار کرکے اونکو ہمیشہ کے واسطے اوسکا عادی کرکے خراب کردیتی ہین شفقت مادری کی پردہ مین عداوت کرتی ہین۔ تھوڑی سختی اور تکلیف سے بچانے کے خیال سے اونکو ہمیشہ کی مصیبت مین گرفتار کردیتی ہین اگر اوسوقت کوئی اونسے کہے تو خیال نہین کرتین۔ اور کہتی ہین کہ دیکھا نہین جاتا ابھی تو بچہ ہے جب بڑا ہوگا اپنے نیک و بد کی خبر ہوگی تو خود چھوڑ دیگا اوسکی تقدیر اوسکے ساتھہ ہے۔ اپنے ہر قسم کے کاروبار کرلیگا ہمین سردردی کی کیا ضرورت ہے ابھی سے اوسکے پیچھے لٹھ لیکے پھرنا اچھا نہین۔ ابھی اوسمین سمجھنے کا مادہ ہی کہان ہے یہہ نہین خیال کرتین کہ بچہ جب بڑا ہوگا تو وہ عادتین بھی رفتہ رفتہ اوسیکے ساتھہ بڑھتی اور ترقی کرتی جائینگی۔ اور چھوٹنا دشوار ہوگا۔ جن بچون کی تربیت اچھی ہوی وہ مفید ثابت ہوے اور جن بچون کی تربیت مین نقص رہا وہ پھر درست نہوسکے۔ ہر مان اپنے بچے پر شفیق ہوتی ہے لیکن حق شفقت کم ادا کرتی ہین۔ اگر عورتین اپنے بچون کو جانورون سے جدا کرنے کی تمیز نہین رکھتین وقت گذر جانے پر خیال بھی آتا ہے تو لاحاصل۔ کوشش عبث۔ محنت رائیگان ہوجاتی ہے۔ جتنی اولادین دنیا مین ناخواندہ وغیر مہذب ہین وہ سب اپنی ماؤنکی وجہہ سے وہ اگر تربیت یافتہ ہوتین تو اپنی اولاد کی بھی تربیت اچھی طرح سے کرسکتین۔

ہر بے علم اولاد اپنی ماں کی شکایت زبان حال سے مجبوراً کرتے ہین۔ اگرچہ یہ شکایت عام فہم نہین ہوتی لیکن عقلمند لوگ بچونکو دیکھکر اون کی ماں کی ادب و قابلیت کا پورا اندازہ کرلیتے ہین۔ اگر اونکی حالت اچھی نہین ہوتی تو ماں کی بدتمیزی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس زبانی شکایت سے زیادہ اثر پیدا کرتی ہین۔ کون عقلمند عورت اپنے کو کہہ ہین اپنے دشمن کو پالیگی۔ ناتربیت یافتہ اولاد سے خود ماں باپ کو بہت سی تکالیف پہونچتی ہین۔ جب دوسرون کے تربیت یافتہ اور قابل اولاد کو دیکھتے اور ایک دوسرے کی حالت کا مقابلہ کرتے ہین تو رنج و تکلیف مین ترقی ہو جاتی ہے۔ اولاد سے رنجیدہ ہو جاتے ہین۔ ایسے بچونکو خود بھی بڑی دقت پڑتی ہے وہ دوسرون کو دیکھکر رشک کرتے ہین۔ لیکن خود مین وہ اوصاف پیدا نہین کر سکتے وہ برائی کو برائی جانتے ہین اور بچنے کا ارادہ رکھتے ہین۔ لیکن وقت پر ایک نامعلوم زبردست ہاتھ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ انکو اپنے خیال اور ارادہ مین کامیاب نہین ہونے دیتا۔ انسانی فرائض کو جانتے ہین لیکن پورا کرنے پر قادر نہین ہوتے۔

غرض تربیت اگر عمدہ اصول پر نہین ہوتی تو بہت دشواری ہوتی ہے۔ ماں کی ایک غلطی سے قیامت تک برابر سلسلہ چلا جاتا ہے سلف کے گھر مین ناخلف ہوتے جاتے ہین تربیت کے ضروری ہونے مین کسیکو کلام نہین ہر ایک کو اسکے پورے کرنے کی خواہش اور کوشش کرنا ضرور ہے۔ کیونکہ اس سے ہر ایک شئے کی خوبی و ترقی متصور ہے۔

نالائق اولاد سے کوئی ماں باپ خوش نہین رہ سکتے۔ اور بغیر اچھی تربیت کے یہ نصیب بھی نہین ہو سکتا۔ عورتون پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت ضرورت کے لحاظ سے کرین۔ مثلاً لڑکیون کی تربیت و تعلیم مین۔ رحمدلی۔ نیک مزاجی۔ انتظام خانہ داری خوش تدبیری وغیرہ کا بہت خیال رکھین۔ اور جب وہ پڑھنے لکھنے کے قابل ہون تو انکو ضروری تعلیم

نہیب وانتظام خانہ داری حساب وغیرہ کی دین اونکے مزاج واخلاق کی درستگی کا پورا خیال رکہین۔ اونکو کاہل نرہنے دین۔ اگر وہ کاہل اور آرام پسند ہوجائنگی تو باوجود خوبصورتی کے اونکو عیش وآرام نصیب نہ ہوسکیگا۔ وہ اپنے شوہرون کو خوش نکرسکینگی۔ اپنی اولاد کی پرورش اپنے گہر کا انتظام اچہی طرحسے نکرسکینگی ہان اگرچہ رحم کے بنا پر اونکو عیش پسند بناوین لیکن یہ یاد رکہین کہ اون کے حق مین کانٹے بوتے ہین ہر وقت تو اونکو اپنے پاس رکہتے سے رہین۔ یا ہر وقت وہ بچے نادان تو نہ رہینگی بلکہ ایک روز دنیا مین وہ اور ونکی محکوم ہوکر زندگی بسر کرینگی اور جب اونکے پیچہے چین ہین ہونگے تو وہ نازپرورده کیونکر برداشت کرینگی اگر شوہر کی آمدنی زیادہ ہوئی تب تو خیر کسیطرحسے بسر ہوہی جائنگی اور اگر شوہر خوش حال نہا تو آرام پسند عادت کیوجہہ سے محنت ومشقت تکلیف نہ برداشت کرسکین گی۔ اور روزانہ کوفت ومصیبت مین برابر ترقی ہوتی جائیگی۔

ہرچند ماں باپ توشحال ہون لڑکی کسیکو ضرور دینگے وہ اگر ہر طرح کے تجربہ اور صحبت سے واقف نہ ہوئین تو اپنے خاوند کو خوش نکرسکینگی۔ اور تمام عمر خود بہی رنج مین پہنسینگی۔

لڑکیون کو نہایت احتیاط سے رکہین اونمین کسی قسم کے عادت نہونے دین جفاکش اور محنت پسند بنائین۔ ضروری کاروبار سے پوری طرحسے آگاہ کردین۔ شادی ہونے سے پہلے اونکو بیکار نرہنے دین اونکی ہر قسم کے تعلیم کا یہی زمانہ ہے بیکار رہنے سے صدہا قسم کے جسمانی اخلاقی خرابیان پیدا ہوسکتی ہین۔ شادی ہونے سے قبل گہر کے کل کاروبار اونکے ذمہ کرکے خود نگرانی کرتے رہنا مناسب ہے تاکہ اپنے خاوند کے یہان جاکر تجربہ کاری سے انتظام کرسکین

جب کہین سے بات آتی ہے تو عقل وہنر کے وجہہ ضرور ہوتی ہے۔ اگر کوئی نادان

صرف ظاہری صورت کے بنا پر پسند کر لیتا ہے تو دونون تمام عمر بجے عیش و آرام سے کوسون دور رہتے ہین۔ مان پر فرض ہے کہ لڑکیون کو فضول خرچی بیش قیمت لباس زیور وغیرہ کے شوق سے باز رکہین۔ ابتدا مین اگر طبیعت اسطرف مائل ہو گئی تو بہر مشکل سے ہٹیگی۔ ہرچند کہ آمدنی اوسکی متحمل نہو لیکن وہ اپنے شوہر کو قرضدار کرکے اپنا شوق پورا کریگی۔ ورنہ نہایت ناخوش ہونگی۔ لباس و زیور وغیرہ کا شوق جو اسقدر ہو گیا ہے اسکا سبب ماؤنکی بدتدبیری اور صحبت کا اثر ہے وہ ابتدا ہی سے اُنکو اُس حال مین دیکھتی ہین اُوسکے علاوہ مائین صرف اپنی خوشی کیواسطے ابتدا ہی سے اُونکی حالت بھی اپنی بھی ایسی بنائے رہتی ہین۔ صرف اپنی نظر کو بھلی معلوم ہونیکے واسطے اونکو ہمیشہ کیلئے خراب کر دیتی ہین۔ ورنہ ایک چھوٹی بچی کو زیور بہر کدار لباس پان کی سرخی کی کیا ضرورت ہے۔ ان تمام چیزون سے اونکی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ اور بہت سی بچے صرف تہوڑے تہوڑے زیورون کی وجہ سے جان سے مارے گئے ہین۔ بچونکو کھانا تو اچھا کہلائین اور لباس صاف پہنائین اور کسی قسم کے زیور و زینت کے اونکو بالکل حاجت نہین ہے وہ بڑے ہوکر خود اپنی خواہش پوری کرینگے۔

چونکہ ہر قسم کے معلم عورتین ہین وہ ابتدائی تعلیم مین جیسی مثال پیش کرینگے وہی اثر ہوگا اس نقص کی رفع کرنیکیواسطے عورت کو ضرور ہے کہ خود سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ اونمین بھی اثر ہو سکے۔

اگر لڑکیون کے تربیت و تعلیم مین ان امور کا لحاظ نرہا تو وہ غریب اپنے خاوندون کو اپنے اوپر مہربان و مائل نہ پائےگی ہر مان کو اپنی لڑکیون کی تربیت کا پورا خیال رکھنا لازمی ہے ورنہ جتنی خرابیان ہونگی اونکے باعث اولاً اونکی مان سمجھی جاتیگی لڑکون کے تعلیم و تربیت مین اونکے مناسب نہ ہوا۔ انکا پورا خیال کرین اور اونکی ہر ترقی اپنی تربیت کا نتیجہ تصور کرکے پوری

تمام عمر مین بھی نہین کھو سکتے۔ یہ خمیر مین شریک کر دیتی ہین جو کسیطرح سے دور نہین ہو سکتا۔ اوسکے بعد
یہ خود بھی کھو لنے پر قادر نہین ہو سکین۔

عورتون کی زندگی کا بڑا فریضہ ہے کہ نیک مثال بنکر اونکو نیکی سکھائین اسکی تکمیل کے واسطے
اگر عمدہ تعلیم کا شوق کرین تو مناسب ہے تعلیم یافتہ عورت آسانی سے اصلاح کرسکیگی۔ نادان
عورت باوجود محنت کے کامیاب نہوگی۔ عورتین ضرورت کے لحاظ سے ضرور پڑھین۔ بیکار وقت
نہ ضائع کرین۔ بیکاری دماغ و جسم سبکو مضر ہے۔

اگر عورتین پڑھی لکھی ہونگی تو بہت آسانی سے اپنی اولاد کو پڑھا سکینگی موثر تعلیم مان کی
ہے۔ بچونکی تعلیم مین جو زحمتین ہون برداشت کرنا ضرور ہے تعلیم مین جو کچھ خرچ ہو دریغ مناسب
نہین۔ یہ نہایت مناسب و کارآمد اور ضروری خرچ ہے۔ بچون کی دوسری رسمون مین جو
صرف ہوتا ہے اسکی تعلیم مین صرف کرین۔ رسمون مین جو روپیہ خرچ کیا جاتا ہے وہ ضائع ہوتا ہے
اور جو تعلیم مین اوٹھتا ہے وہ ایک روز وصول ہو سکیگا۔ بچون کے تعلیم کی پوری نگرانی و کوشش
عورتون کے ذمہ ہے۔ مرد تو اپنے اور کاروبار مین لگے رہتے ہین۔ عورتین اپنے بچون کی پوری
خبرگیران ہو سکتی ہین۔ تعلیم کے حسن و قبح کے دیکھہ بھال کرتی ہین تعلیم کے ساتھہ اونکے اخلاق
سے غفلت نکرین۔ بلکہ معمولی طور سے اوسکی بھی اصلاح کرتی جائین۔ ورنہ دوسرے بچون کی
بری عادتین اونمین بھی اپنا خراب اثر کرینگی مان کی ادنیٰ دیکھہ بھال نیک مثال جو اثر کرینگی
وہ بڑے بڑے عاقل کے مقولہ پند و نصائح سے بھی حاصل نہوگا۔ بچون کو بچہ سمجھکر غفلت نکرو بچہ
ہی کو زیادہ ضرورت ہے۔ آج بچہ اور محتاج ادب ہے کل ادیب اور باپ ہوگا۔ اگر آج اوسکی تعلیم مین
نقص رہیگا تو کل وہ اپنے بچون کو ناقص رکھیگا۔ جوانی اور بڑہاپے کے کل خوبیان آج ہی کی اصلاح
پر منحصر ہین جو بچپن مین حاصل کرے گا۔ دوسرے وقت مین اوسے فائدہ اوٹھائیگا۔ اور نیک مثال

ہے کہ بچے حمل میں خیال کے بناؤ اور رضاعت میں خیال و مثال سے حوادث کے سامنے ہوتا ہے سیکھتے جاتے ہیں دو چار برس تک وہ اپنے معلومات کے خزانہ میں برابر ترقی کرتے ہیں۔ اوسکے بعد بھی اگرچہ تازیست اخذ کرتے رہتے ہیں لیکن وہ سرعت نہیں ہوتی۔ بلکہ خود بھی اپنے معلومات سے کام لیتے ہیں۔ اور یہی بچپن کے معلومات روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ جب بچے بڑے ہوتے ہیں تو اونکی عادت درست کرنے کے واسطے اچھے مدرس یا اتالیق کی تلاش ہوتی ہے اب بچے پر طرح طرح کی سختیاں شروع ہوتی ہیں۔ شوخی اور شرارت پر گوشمالی کیجاتی ہے۔ اثر نہیں ہوتا تو سخت و سست کہا جاتا ہے۔ پہلے تو خود ایک عادت اوسکے خمیر میں ڈالدی۔ جو شے خمیر میں شامل ہوجائے، وہ کیونکر دور ہوسکتی ہے وہی ابتدائی تعلیم اصلی اور پائدار تھی جو بہت چھوٹے بچوں بازاروں گلیوں عام لوگوں میں دلائی گئی۔ اب اوسکے خلاف آپ لاکھ کوشش کریں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔

بچے کا بڑا معلم ماں یا دایہ ہے نہ کتاب کی ضرورت ہے نہ وقت پر درس و تدریس کی احتیاج ہے وہ ہر چیز کو بطور خود دیکھکر ذخیرہ جمع کرتا جاتا ہے۔

بچے کی نرم مزاجی کم ہمتی جرأت۔ صبر۔ ایمان سب کچھ ماں کے اختیار میں ہے۔ ماں جب کاہلی سے دن بھر پڑی رہے گی تو اولاد کے دماغ میں کام کرنے کی صلاحیت ہرگز نہیں آسکتی۔ بچے کے جسم میں ماں کے خیالات و عادات خون کے ذریعہ سے پہونچتے ہیں بچے ماں باپ کی بیماری تک میں شریک ہوتے ہیں۔ حالانکہ طبعی طور پر جذب نہیں ہوتا۔ پھر عادت اخلاق کا اثر کیونکر نہ ہوگا۔

جس گھر میں عورت منتظم سلیقہ مند کفایت شعار ہوشیار نیکبخت ہو اگرچہ مرد ویسا نہو لیکن بچے نیک ہونگے۔ کیونکہ اولاد میں ماں کے بدن کا حصہ زیادہ ہوتا ہے اور اصل زمانہ

مین وہ پوری طرح سے اوسکی صحبت مین رہتے ہین۔ اخلاق کا بڑا مدرسہ گھر ہے۔ معلمہ عورتین
عورتون کی تعلیم سے ہرگز انکار نہین کیا جا سکتا۔ میری مان کو اگرچہ دنیا چھوڑے ہوئے بتیس
برس سے زیادہ ہوئے لیکن ابتک وہ آواز میرے کان مین کبھی کبھی آجاتی ہے۔ مین جب
کسی ایسے کام کیطرف توجہ کرتا ہون جسکی مجھکو تعلیم نہین دی گئی ہے تو سخت ناکامی ہوتی ہے۔
مین ہر چند سر مارون لیکن کوئی نتیجہ نہین ہوتا۔ جو کام میری مان کی تھی وہ سب بہت آسانی سے
ہو جاتے ہین۔ اگرچہ ظاہر مین اپنی مان کو دفن کر چکا لیکن اوسکے خیالات وعادات ابھی میرے
اندر موجود ہین۔ وہ میرے بعد بھی فنا ہونگے اوسکا اثر کم و بیش دوسرون پر پڑتا رہیگا۔
پس ایسی حالت مین میری نیکیان میری مان کی نیکیان ہین۔
کبھی کبھی نیند یا بے خیالی مین اپنی مانکو مجسم طور پر دیکھتا ہون۔ تدابیر پوچھتا ہون بعض اوقات
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری مان مجھپر شفقت کرکے روتی ہے۔
غرض وہ میرے دماغ کے طبقون مین موجود ہے۔ مین جب کبھی امر کی طرف غور کرتا ہون تو
اکثر مان کا خیال پہلے آتا ہے۔ اوسکے بعد اوسکی صورت خیال سے نظر مین آجاتی ہے۔
لیکن بعض کامون مین نہ میری مانکا خیال آتا ہے اور نہ سمجھ مین آتے ہین۔ غالباً یہ وہی
کام ہین جنکی تعلیم مین نے ابتدائی مدرسہ مین نہین پائی اسلئے بعد مین بہت افسوس کرتا ہون
اے کاش میری مان بڑی تعلیمیافتہ ہوتی تاکہ مین بھی اوسکی نقل کرسکتا اوسکی ابتدائی صحبت
سے ہر قسم کی صلاحیت مجھ مین آجاتی ہین تمنا نہ ہوسکتا۔
میری مرحوم مان اردو فارسی جانتی تھی۔ قرآن شریف کا ترجمہ مسئلہ مسائل محلہ کی لڑکیونکو
پڑھاتی تھی اوسکا اکثر شغل یہی تھا۔
اپنے گھر کے ضروری انتظام شائد وہ خود ہی کرتی تھی اگرچہ ہوش کے زمانہ مین مین نے

اپنی ماں کو نہین پایا۔ لیکن اوسکی تعلیم میرے دل پر نقش ہے اور گویا کہ مین اپنی مرحوم ماں کو ہر وقت د[illegible]
ہون۔ بہت سی ایسی باتین یا واقعات پیش آتے ہین جو کبھی نہین گذرے تھے۔ لیکن ایک خیال
ہوتا ہے کہ یہ واقعات ہم پر کسی وقت مین گذرے ہین۔ درحقیقت مین اسی صحبت کا اثر ہے
میری ماں اپنے گھر کا انتظام اچھا رکھتی تھی۔ اوسکو گھر کے انتظام اور پڑھنے پڑھانے کے سوا
اور کوئی کام نہ تھا۔ اوسکی صحبت مین توکل رضا کا زیادہ تذکرہ رہتا تھا۔ وہ بہت تھوڑی رقم پر
خوشی و آرام سے بسر کرتی تھی۔ اوسنے تکلیف کے حالت مین بھی اپنے مشاغل کو نہ چھوڑا۔
محلہ کی عورتون لڑکیون کو نصیحت کرتی اور تعلیم دیتی رہتی تھی۔ اے مجبور و بیکس ماں مین تیرا
بہت بہت مشکور ہون کہ تونے اپنی نیک مزاجی سے چند خوبیان سکھادین۔ اگرچہ تونے
میرے دماغ کو دنیا مین کوئی برا کام کرنے کے لائق نہین بنایا۔ لیکن پھر بھی بہت غنیمت ہے
بعض لوگ تو اتنی تعلیم سے بھی بے نصیب ہین۔ خدا تجھپر رحم کرے۔ اور میری نیکیون مین
سے ایک حصہ تجھے دے۔ اس حالت مین نہایت زور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اولاد ہر
ایک بات مین اپنی ماں کا نمونہ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہین کہ اولاد اوسکے خیالات افعال و
حرکات سے بچ سکے یا بغیر عملی تعلیم کے کچھہ حاصل کر سکے۔

جو مائین اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اچھی طرح سے کرتی ہین وہ اولاد اونکے حقوق بھول
نہین سکتی۔ اولاد کی نیکی و بدی ماں باپ کے طرف سے ہے اونکا کوئی قصور نہین۔ اگرچہ یہ کہا جاتا
ہے کہ مرد دماغ کو ٹھیک کرتا ہے عورتین قوت مدرکہ کو درست کرتی ہین مگر مین عملی طور پر دونون
کی تعلیم کا کچھہ فرق بیان نہین کر سکتا۔ جسم کے ریشے اوسی کے ریشے اور خون سے زیادہ تعلق رکھتے
ہین اوسکی تولید مین ایک بڑا حصہ اوسیکا ہوتا ہے۔ اوسیکے خون سے غذا ملتی ہے ابتدائی صحبت
بھی اوسیکی ہوتی ہے اس لحاظ سے ہر چیز کی جڑ ماں کو ٹھیرانا زیادہ مناسب ہے۔

نادان بچے ماماؤن اناؤن محلہ والون کے بری عادات سیکھکر آئندہ ماں کے عادات کا ثبوت دینگے - بچون کو ایک بیکار حرکت بھی نہ بتائین - بچون کے ساتھہ کھیلنا بداخلاقی کی تعلیم ہے - اونکو بطور خود کھیلنے دو - صرف اتنی نگرانی رکھو کہ ہاتھہ پیر نہ توڑلین - گندگی - کیچڑ پانی - مٹی ردی چیزون سے بچاؤ صاف کم خرچ لباس پہناؤ - اونکے سامنے کوئی چیز نہ کھاؤ کہ لینے کی ضد کرین - سختی سے جھینپ پڑے - نامناسب باتون سے نہایت نرمی - خوش تدبیری سے روکدو - آئندہ اسکا موقع ہی نہ آنے دو - کھلاتے یا دودہ پلاتے وقت آپسمین گپ نہ لگاؤ غصہ نکرو - پڑھنے لکھنے اور اچھے مشاغل سے کام رکھو - اگر ہوسکے تو بچہ کے سونے کھیلنے کے واسطے الگ جگہہ مقرر کیجائے - اور غیر شائستہ لوگ وہان نہ جانے پائین غذا معیار الصحت کی پابندی کے ساتھہ دیجائے -

دایا یا انا کے انتخاب مین (جیسا کہ ذکر معیار الصحت مین کیا گیا ہے) کوشش کرین اور خود بھی اونکی بھی نگرانی کرتے رہین جن چیزون سے دودہ خراب ہوجاتا ہے اوس سے روکین اوسکے اخلاق کی بھی نگران رہتے اور ہر قسم کی ضروری ہدایت کرتی رہین -

وہ اولاد نہایت خوش قسمت ہے جسکو شریف نیک بخت نیک مزاج دایہ ملے - بدقسمتی بچون کی ابتدائی تعلیم نیک شال سے شروع ہوتی ہے - جس بچہ کو ابتدائی صحبت اچھی نہین ملی وہ ہمیشہ کے لئے گمنام ہوگیا - اگر آئندہ اوسکے خلاف بھی کوشش کیجائے گی تب بھی کوئی فائدہ نہوسکیگا نہایت افسوسناک امر ہوگا اگر اب بھی اسطرف توجہ نکیجائے -

پانچوان باب - عورت و مرد کے تعلق و برتاؤ مین -

عورت مرد کا تعلق دنیا کے تعلقات سے ایک قوی تعلق ہے ایک دوسرے کی خبرخواہی

ادب۔ محبت۔ دلجوئی لازم ہے۔ ایک اپنے بدن سے دوسرے کو آرام دیتا ہے۔ دوسرا اپنے
بدن کو اوسکے آرام کے واسطے بڑی بڑی محنت و مشقت مین ڈالتا جان پر کہیلتا ہے۔ دہوپ کی
سختی۔ سردی۔ گرمی سب برداشت کرتا ہے۔ لیکن دوسرے کے آرام مین خلل نہین آنے دیتا
دوسرا بھی اپنے موافق خیال رکہتا ہے۔ بات بات پر اوسکی رضاجوئی اور خوشی مدنظر رکہتا ہے
اوسکو اور رنجیدہ پایا خود بھی بےچین ہوگیا۔ اگر عقلمند ہے تو رنجش سبب کو دریافت کرکے راضی کر چھوڑا
ورنہ خبر بھی نہین ہوئی کہ رنجش ہے یا خوشی۔ اگر خبر بھی ہوگئی تو اصلاح کی کسی خبر دونون کچھ کے
اور گہر دوزخ اور دونون دشمن ہوگئے۔ عقل کا منشا یہ ہے کہ عورت جب اپنے خاوند کے
گھر جائے تو سب سے پہلے اپنے خاوند کا مزاج دریافت کرنے کی کوشش کرے۔ اوسکی
خوشی اپنا فرض جانے۔ ہرایک امر مین اسکی خوشی مدنظر رکھے۔

اگر خاوند بدمزاج ولڑاکا ہے تو خود اور نیک مزاج بنجائے اوسکی بدمزاجی کے جواب
مین نیک مزاجی سے کام لے اگر وہ بھی سختی اور بدمزاجی سے کام لیگی تو ایک دن دشوار ہوگا۔
اور ہمیشہ رنج و مصیبت کا سامنا رہے گا۔ اگر نیک مزاجی سے برتاؤ کریگی تو رفتہ رفتہ وہ بھی نیک
مزاج بن جائیگا۔ سختی کا جواب سختی نہین ہے بلکہ نہایت نرمی ہے اگر تم جسم کے ہڈیون پر غور کرو تو
پوری طرح سے اسکو سمجھ سکوگی کہ۔ شانے کی سخت ہڈی کے سرے کو جو گوشت اور نرم اودن نے
ملکر اسطرح اوسکو نرم کر دیا ہے کہ اوس کی تکلیف نہ معلوم ہو۔ اگر ایسا نہوتا تو تمام گوشت تکلیف
مین رہتا۔ تم کو اپنے ہی آرام کیواسطے نرمی کی ضرورت ہے۔ جب کسی سختی کے جواب مین نرمی
کیجاتی ہے تو سختی کرنے والا نادم ہوتا ہے اور اگر سختی کیجائے تو مشتعل ہوتا ہے۔

عورتون کو چاہئے کہ اپنے خاوند کو اپنا حاکم سمجھین۔ اوسکے خوش رکھنے مین غفلت نکرین
اگر وہ تم پر کسی وجہہ سے آزردہ ہو تو جواب ندو آئندہ اس فعل سے باز آؤ۔ اوسکو رنجیدہ نرہنے

وہ جسطرح ہوسکے اوسکو خوش کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اسمین تمھارا ہی نقصان ہے
تم ہر وقت گھر مین گذارا کرو گی۔ وہ چونکہ باہر جاتا ہے دنیا کے کاروبار مین اوسکا جی بہل جائے گا
لیکن تمھاری زندگی وبال ہوجائے گی تمکو تمام عمر اوسکے ساتھ بسر کرنا ہے اوسکی رضا جوئی نہایت
ضروری ہے وہ تکلیف جو اوسکی رضا جوئی اور مزاج داری مین ہوگی رنجش اور ناموافقت کی
تکلیف سے بدرجہا کم ہوگی سیکڑون باتون مین صبر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس صبر کو چندان لازمی
نہین سمجھتے۔ حالانکہ اس کی نہایت ضرورت ہے۔ بغیر اسکے بڑی بڑی تکالیف برداشت
کرنی ہونگی۔ دنیا مین بجز صبر کے چارہ نہین۔ ہر چیز کے آخر مین صبر ہی کرنے پڑتا ہے
جو لوگ پہلے صبر سے کام لیتے ہین وہ بہت اچھے رہتے ہین۔ کیونکہ صبر کا پھل جو ہمیشہ میٹھا
ہوتا ہے کہاتے ہین۔

اور جو لوگ صبر نہین کرتے اوسکی شیرینی سے کوسون دور رہتے ہین۔ اگرچہ صبر اور نرمی خوش اخلاقی
ہر شخص کو مفید ہے۔ لیکن عورتون کو لازم جو عورتین ان صفات سے متصف ہین اون کی حالت
پر غور کرنے سے اوسکے فوائد صاف ظاہر ہوتے ہین۔

جو عورت اپنے خاوند کو خوش رکھنا چاہے اوسے ضرور ہے کہ نیک مزاج نرم دل صابر بنجائے
سخت جواب نہ دے۔ اسکا خاوند اگر کسی وجہ سے رنجیدہ ہوجائے تو جواب دیکے اور رنجیدہ نکرے
بلکہ صبر پر صبر کرے۔ ہر مناسب طریق سے خوش کرنے کی کوشش کرے۔ اوسکے ادب کا خیال
رکھے۔ اکثر عورتین اپنے خاوند کے نامہربانی کی شکایت کرتی ہین۔ اور کم اوسکی خوشنودی کا
خیال رکھتی ہین۔ جو عورت اپنی قسمت پر شاکر رہتی ہے وہ ہمیشہ آرام سے رہے گی۔ مردون کے
رنج و مصیبت۔ نیک مزاج۔ نیک بخت۔ خالی دماغ عورت کے صحبت سے دور ہوسکتے ہین
عورتین اگر اپنے مردون کو جسمانی مدد کے سوا دماغی اور روحانی مدد دین تو محبت زیادہ

ہو اور دونون کو لطف زندگی پورا پورا نصیب ہو۔ یہ باتین اوسیوقت ممکن ہونگی کہ اونکی تعلیم اعلیٰ درجہ کی کیجائے۔ اور وہ پوری طرح سے ضروری علوم سے آگاہ ہون۔

پڑھا لکھا مرد اپنی عورت سے اوسیوقت خوش ہوگا جب وہ بھی اوسکے برابر ہو۔ عورتین جیسی کہ نرم صورت ہوتی ہین چاہئے کہ وہ اپنا دل بھی نرم رکھین۔ صورت کی خوبی آرام دینے کو کافی نہین ہے۔ تاوقتیکہ سیرت بھی اچھی نہو۔ اگر سیرت اچھی ہے تو صورت کی بدنمائی رفع ہوسکتی ہے۔ یہ خوبی باقی ہے اور وہ فانی۔ نیک سیرتی۔ ہرحالت مین ہر ایک کو پسند ہے

صفائی سے بہتر نہین کوئی شے

صفائی کی خوبی اور اوسکے منافع بے شمار ہین۔ یہی صفائی عورتون کو زیادہ عزیز کردیتی ہے۔ اونکی خوشنمائی مین چار چاند لگ جاتے ہین۔ صفائی صرف مکان ولباس تک ہی محدود نہین ہے بڑی صفائی جو صفت انسانی ہے وہ دل کی صفائی ہے۔ جسکا دل صاف ہوتا ہے وہ وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دل کی صفائی سے دنیا کے بہت سے کاروبار پر روشنی پڑتی ہے۔ اس صفائی کے نہونے سے بہت سی دقتین ہوتی ہین۔ اگر کسی وجہہ سے خاوند سے رنجش ہوجائے تو اوسکو بہت جلد صاف کرلیا کرو۔ کبھی ناخوش رہنے دو اپنی صفائی طبع سے اوسے ہمیشہ خوش رکھا کرو۔ وہ کبھی تم سے آزردہ نہین رہ سکتا۔ چال چلن لباس گفتگو۔ خوراک غرض ہر ایک چیز مین اپنے خاوند کی خوشی اور رغبت کا پورا خیال رکھو تم خاوند کے پسند پر اپنے پسند کو ترجیح ندو وہ جیسا کپڑا پسند کرتے ہون تم وہی استعمال کرو اگر زیور کو ناپسند کرین تو تم اوسکی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو۔ یہانتک کہ اگر تمہارے پڑھنے کو ناپسند کرین تو اوس دولت سے بھی دست بردار ہوجاؤ۔ غرض تم اپنے ماں کے گھر سے (نکاح ہوکے) جدا ہوتے ہی اپنے آپ کو ایک بڑی ذمہ داری مین گرفتار سمجھو۔ اور اپنی عمر

خیال کروگے اوتنا ہی اسکے طرف تمہارا دل رجوع ہوتا جائیگا۔ اور تمکو ایک خاص قسم کا لطف اوسکی
سچا آدمی ہین ملیگا۔ چند روز مین تمھاری خواہشات خود اوسکے موافق ہوجائینگے تو پھر کتنے لطف سے
زندگی بسر ہوگی۔ ایک جان دو قالب ہونے کا درجہ نصیب ہوجائیگا۔ ایک دوسرے کے بے اندازہ
فرحت وخوشی حاصل ہوگی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ اگر عورت کو عزت وآبرو وآرام نصیب
ہوسکتا ہے تو صرف اپنے خاوند کی فرمانبرداری سے۔ فرمانبرداری کے یہ معنی نہین ہین کہ وہ
اونکے گھر مین پڑی رہین۔ اونکے کھانے پینے کا انتظام کردین۔ بلکہ فرمانبرداری اُسوقت مین
صادق آسکتی ہے۔ جب رؤئین رؤئین اوسکی پابند کرین۔ اور اسکے مخالف افعال کو اپنے لئے
حرام جانین۔ اونکی دل آزاری سے پرہیز کرین۔ اکثر عورتون کا یہ دستور ہے کہ وہ اپنے خاوند کے
شکایت اپنے مان باپ یا کسی اور رشتہ دار سے کیا کرتی ہین۔ یہ خیال نہین کہ اب کسی کی حکومت
چل نہین سکتی۔ اُون سے کہنے سے کیا فائدہ۔ اگر خاوند کو معلوم ہوگیا تو رنجیدہ ہوگا۔ اور رفتہ رفتہ رنجش
ملال اور دشمنی کے حد تک پہونچیگی۔ اس شکایت یا نفرت مین کسی اور کا کچھ نہین بگڑیگا۔ ہر طرح سے
تمھارا ہی خرابہ ہوگا۔ اگر مان باپ نے بڑی ہمدردی کی تو تمکو اپنے گھر بٹھا لینگے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ
کیا تمھارے ساتھ یہ اچھا سلوک ہوا بلکہ یہ فعل تو تمہاری پوری تکلیف اور دل آزاری کا موجب ہے
اگر تمہاری بہتری اسی مین ہوتی تو تمہاری شادی کیون کرتے۔ اب مان باپ کی ہمدردی سے
وہ لطف بھی جاتا رہا۔ تم نے اپنی نادانی سے اپنے آپ کو اور بھی مصیبت مین پھنسایا۔
اب تمھاری طرف سے اوسکے دلمین نفرت ہوجائیگی۔ اور جسقدر توقف ہوگا اوسیقدر اوسکی
نفرت وملال مین ترقی ہوگی — اگر پھر اوسکے یہان آبھی گئین جب بھی اوسکے دل مین تمہاری
طرف سے بدگمانی ضرور رہے گی۔ اور سچی محبت تمہارے طرف سے جاتی رہے گی۔ وہ تم سے
بہت سی باتین چھپائیگا۔ تم سے اوسکو اندیشہ رہیگا اور سچی محبت دشواری سے پیدا ہوگی۔

بی بیو ذرا تو غور کرو کہ تمہارے ماں باپ نے تمکو ایک اجنبی مرد کے سپرد یک لخت کر دیا جسکو تم نے دیکھا تک نہین تہا۔ اسکے حقوق ایسے ہی قوی ہونگے جب تو تمکو اپنے گہر سے جدا کر دیا اور اب سے اپنے حقوق بہی اوسکے سامنے ہیچ کر لئے۔

اب تم یقین کر لو کہ دنیا مین اس سے بڑا تمہارے لئے کوئی اور محسن ہے تمہاری ہر ایک شے اوسیکے تابع ہے اگر وہ تم سے خوش رہا تو تمکو جنت کا مزہ ہے۔ ورنہ تا زیست عذاب اور مصیبت ہے تمہارے درمیان کسی کو دخل نہین ہے۔

اگر تم اپنے آپ کو آرام سے رکہنا چاہتی ہو تو آج سے اپنے آپ کو مردہ تصور کر لو اور اب تک کے زندگی کو ختم سمجہو۔ اب نئی زندگی شروع کرو۔ اپنی خواہش اور پسند خاوند کے پسند کے تابع کرو تمہین غور کرو کہ جب تمہارے اُسکے درمیان مین کوئی نہین ہے اور تمکو تا زیست اوسکا ساتہ دینا ہے۔ اور وہ تمہاری بہت سی خوبیون کا باعث عزت و آرام کا حقیقی ذریعہ بلکہ فکر ہی کا سبب ہے تو اس حالت مین ایسے شخص کے خوش رکہنے کے لئے اگر تہوڑی دیر صبر کیا جائے تو کیا مضائقہ ہے۔ اس صبر مین کچہہ دقت نہین ہے۔ اگر صبر کیا جائیگا تو دقت اور مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ مین نے جہانتک غور کیا ہے نیک بی بیونکو صبر کرکے کامیاب ہوتے اور بد مزاج عورتون کو مصیبت مین گرفتار ہوتے پایا ہے۔

ایک بی بی کی حالت میرے پیش نظر ہے۔ مین اوس بی بی کی ہر طرح سے تعریف کرتا ہون اوس نیک بخت خاتون نے اپنے خاوند کے خواہش اور پسند کی وجہ سے زیور کا استعمال چہوڑ دیا۔ لباس مین بہی بہت تبدیلی کر لی۔ اپنے خواہش کے کہانے چہوڑ دئے۔ صرف خاوند کی خوشنودی کے خیال سے عام معاشرت مین عظیم تغیر کر لیا۔ آفرین ہے اس خاتون نیک مزاج پر جسنے اپنے آرام کی فلاسفی پر غور کرکے اپنے خاوند

اور اپنی اولاد اپنی ذات کو فرحت اور عیش سے ہمقرین کیا۔ اگرچہ اوس پر بہت سے حملے ہوئے
لیکن اس نیک بندی نے کسی ایک کا خیال تک نکیا ماں باپ کے بے موقع رنجش کے
مصیبت چند روز جھیلی لیکن اپنے خاوند کو ناخوش نکیا۔ تمام ہمجنسوں کے جاہلانہ سخت الفاظ
زیور کے چھوڑنے مین برداشت کئے لیکن کیا مجال کہ اپنے مالک کی نافرمانی کی ہو۔ دونون
مین بے انتہا محبت ہے ایک قدرتی جوڑہ معلوم ہوتے ہین۔ وہ ایک دوسرے کی خاطرداری
کی وجہہ سے نہایت عیش سے بسر کرتے ہین۔ وہ لوگ تکلیف مین بھی خوش رہتے ہین۔
اس یکدلی اور یکجہتی کے صحبت مین جو اولاد تربیت پارہی ہے وہ بے مثل اولاد ہونیکا
شرف رکھتی ہے۔ مین نے اب تک ایسے ہوشیار سمجھہ دار بچے نہین دیکھے۔ یہی لوگ پورے
انسان ہین جو اپنی اولاد کے نیک روشن ہونے کے لئے خود اوسکی پابندی کرتے ہین تعلیم
کا ابتدائی وقت ضائع ہونے نہین دیا ہے۔ بلکہ انتقال نطفہ کے وقت سے نیک مثال
پیش کرکے اوسکی سرشت مین جوہر پیدا کردیا ہے۔ کوئی مخالف مثال اونکے سامنے پیش
نہین کرتے۔ وہ اس مسئلہ تربیت کے اہمیت کی وجہہ سے راتون کو جاگ کر بسر کرتے ہین
اور تمام دن کے حرکات کا مستعدی سے خیال رکھتے ہین۔ ایک سکینڈ بھی اپنی اولاد کی طرف
سے غفلت نہین کرتے۔ اونکے بچے اگر ایک ذرا غلطی یا ضد کرتے ہین تو اونکے جان پر بنجاتی
ہے۔ یہ افعال آئندہ زندگی کی نقل ہوتے ہین۔ مین اس نیک نہاد جوڑے کی دل سے
قدر کرتا ہون اونکو بہترین انسان مین سے سمجھتا ہون۔ خدا اونکی نیکی مین برکت دیکر اونکو
دونون جہان مین اچھا رکھے۔ اور دوسرون کو اونکی نیک روشن اختیار کرنے کی توفیق دے
میری نگاہ مین ایسے بھی جوڑے ہین جو مرتبہ حیوانیت سے بھی گرے ہوئے ہین
مین ایسے ذلیل لوگون کی تمثیل سے وقت ضائع کرنا پسند نہین کرتا۔ خدا اونکو

آدمی بنائے ۔ اور اونکے برے اثر سے دنیا کو بچائے ۔

اکثر عورتون کا دستور ہے کہ جہان چند عورتین جمع ہوئین انہون نے اپنے خاوندونکا ذکر شروع کیا۔ پھر کوئی بات باقی نہین رہجاتی ۔ اس سے کیا فائدہ کیا وہ عورتین یہ برائیان تمہارے خاوند سے چہوڑا سکتی ہین ۔ ہرگز نہین اس بیکار گفتگو کا یہ اثر ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ خاوند کے طرف سے ملال اور نفرت پیدا ہونے لگتی ہے ۔ اور سنی سنائی کسی کے دقعتاً ذہن نشین ہوتی جاتی ہے ۔ جس سے صدہا قسم کے نقصانات شروع ہوجاتے ہین ۔

مین ایسی عورتونکی نادانی پر بہت افسوس کرکے کہتا ہون کہ وہ کیون اپنے خاوند کو اپنا بنانے کی کوشش نہین کرتین ۔ کیا نرمی اور نیک مزاجی کے ذریعہ سے جانور تک تابع نہین ہوجاتے ۔ کیا احسان کے بدلے احسان نہین ہے ۔ کیا کوئی بہی شخص ایسا پایا جاسکتا ہے جو نیکی کے بدلے مین بدی کرتا ہو ۔ جب نرمی اور احسان کا اثر حیوانات پر ہوتا ہے تو انسان اوسکے خلاف کسطرح سے کرسکتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے تمکو اپنا آرام خود منظور نہین ہے ۔ ورنہ اوسکے اسباب پر ضرور خیال رکہکے اونکو بہت جلد اپنے حسب خواہش بنالیتین ۔

جاہل عورتین اپنے خاوند کے خوش رکھنے کے لئے صدہا ترکیبین ٹونا ٹوٹکے جہاڑ پہونک تعویذ فلیتے کرتی ہین ۔ اس دہن مین بہت سی جائز ناجائز افعال کر بیٹہتی ہین ۔ اور باوجود روپیہ اور محنت ضایع و برباد ہونے کے کچھہ نفع نہین ہوتا ۔

لیکن وہ اس موہنی کو نہین جگاتین جس سے تمام عمر کے لئے کامیابی ہے ۔ اور کبھی خطا کرتی ہی نہین اسلئے مین اپنے ہم ملک بہنون سے عرض کرتا ہون کہ وہ اپنی خاوند کی خوشنودی سچے دل سے خیال رکہین پہر اونکو کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہین ہوگی ۔ اگرچہ خاوند سے کتنی ہی دلون کی عداوت کیون نہو لیکن تمکو اس عظیم الشان محبت کے لئے ایک دم تیار ہوکر جسطرح

حالانکہ عورتون کی فرائض مردون سے زیادہ مشکل ہین۔ جو جو دقتین عورتون کو ہین مردون کو اونکا عشر عشیر بھی نہین۔ بہت سے مرد صرف اپنے خاندانی اور آبائی جائداد کے ذریعہ سے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوجاتے ہین لیکن کوئی عورت بھی بغیر اپنی کوشش اور سردردی کے سبکدوش نہین ہو سکتی۔

لطف یہہ کہ باوجودیکہ ہر عورت اپنی اولاد کے ساتھہ بیحد محبت کرتی ہے اپنا خون پلاکر پالتی ہے۔ اوس کی پرورش مین صدہا مصیبتین برداشت کرتی ہے۔ لیکن پھر بھی بدنام ہوتی ہے اور لوگون کی برائی سنتی ہے اوسکا صرف یہی سبب ہے کہ وہ اپنے فرائض کماحقہ پورے نہین کرتی۔ بہت سی عورتون کو خبر تک نہین ہے کہ اونکے فرائض کیا کیا ہین اور کہانتک ہمسے ادا ہوسکتے ہین۔ یا ہماری ادنی بے پرواہی سے کیا کیا قباحتین پیدا ہونگی۔ نیکبخت بی بی وہی ہے جو اپنے گہر کا اچھا انتظام کرے اور اپنے خاوند کو خوش رکھے اور آنے والی مخلوق پر پوری رحیم ہو۔ اپنی یادگار اپنے سے بہتر چھوڑے ورنہ عقلا اوسکو ایک جانور سے ہی زیادہ نہ خیال کرینگے۔ وہ بھی مثل بکریون کے ایک جاندار ہے جس نے اپنے دودہ اور گوشت سے ایک جاندار کی پرورش کردی اور کوئی فرق نہین ہے۔

اگر کسی نیکبخت خاتون کو کسی بدکار سرپرست سے سابقہ پڑے تو یہ بڑے امتحان کا وقت ہے۔ اب دیکھنا یہ امر ہے کہ اوسکی بدچلنی کا کیا چارہ یا جواب ہے۔ ہم اس موقع پر بھی بجز نیک چلنی اور صبر کے کوئی چارہ نہین دیکھتے۔ اگرچہ اس حالت مین دلکو بہت سخت ملال ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ موقع امتحان کا ہے اب غور کرو کہ تم اپنے خاوند کے بدفعلی پر رنجیدہ ہوکر بدسلوکی اختیار کروگی تو اوس سے کیا نقصان ہوگا کیا اس بدسلوکی سے وہ اپنے عادت چھوڑ دیگا۔ اس حالت مین تمکو اور زیادہ نیک مزاجی اور بردباری کی ضرورت ہے۔ شاید اسی نیک مزاجی

سے وہ شرماکر تمہارا احسان کرے۔ اور اپنے افعال پر نادم ہو اگر وہ اپنے عادات بھی نہ چھوڑے
تو بھی تمکو اسی طرح سے نیکمزاجی کا برتاؤ ضروری ہے۔ اسمین صرف اوسکے بدفعلی کی خیالی معصیت
ہوگی۔ اور کچھہ نہین۔ اور اگر اوس کی بدمزاجی کی وجہہ سے تمھاری جانب سے بھی
بدمزاجی اور سختی کا برتاؤ ہوا تو وہ اور بھی شوخ اور بدکار ہوجائیگا۔ اور رہی سہی دلچسپی تمہارے
ساتھہ کی جاتی رہیگی۔ اور اب پوری طور پر دل کہول کے کہلے خزانہ گمراہی پر کمر باندہیگا
تمھارا وہ بھی لطف جاتا رہیگا۔ یہ کونسا عقل کا منشا ہے کہ ایک شخص کو آگ مین جلتا دیکھکر
دوسرا بھی دیدہ و دانستہ کود پڑے۔ تم اگر اس حالت مین بھی نیک برتاؤ کروگی تو تمام
دنیا تمھاری تعریفین کریگی۔ اور ہر شخص کو تمھارے ساتھہ مظلومیت کی وجہہ سے ہمدردی پیدا
ہوگی۔ بدمزاجی کی حالت مین تم دونون برابر ہوجاؤگے اوسنے بدروشی اختیار کی اور
تمنے اوسکے جواب مین بدمزاجی کرکے اوسکو اور ترقی دیا گویا جلتی آگ پر تیل ڈالدیا۔ قیامت
مین بھی برابر مواخذہ اور اوس سے گمراہی اور بدکاری کا سوال ہوگا۔ تمکو نافرمانی اور
بدمزاجی کے جوابدہی کرنی ہوگی۔ اس صورت مین بھی تمکو اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ
نہین ہے کہ تم اپنے رحمدلی اور نیک مزاجی صبر و تامل کے پانی سے اوسکی بدروشی کا دہبہ
دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور اگر تم ناکام رہو تو نہایت استقلال سے صبر کرو۔ اس بڑی
تکلیف سے بچنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو یہی نیک مزاجی ہے ورنہ اور چیزون سے بجائے کامیابی
کے اور زیادہ ترقی ہوگی اور نہایت دلیری سے کرنا شروع کردیگا۔ میری نگاہ مین بہت
سی نیکبخت عورتین ہین جو ایک بڑی مصیبت مین مبتلا ہین وہ اس مصیبت سے بچنے کیلئے
اپنے مرنے کی دعا کرتی ہین۔ خدا اون کو جلد سمجھہ دے کہ وہ ان اسباب کو سمجھہ کے اس
مصیبت سے بہت جلد نجات پاسکین۔ عورتون سے اسکے مقابل مین اور بہت سی غلطیان

منزرد ہوتی ہین۔ مثلاً وہ خفا ہو کر اپنی مان کے گھر چلی جاتی ہین۔ وہ نہین سمجھتین کہ اس سے اسکی
عادت مین اور ترقی ہوگی۔ بے روک ٹوک اپنی خواہش پوری کریگا رہا سہا خیال بھی اس ایک
غلطی کی وجہ سے جاتا رہیگا۔ اور پوری طور سے نفرت ہوجائیگی۔ اب تم ہی سوچو کہ اس برتاؤ
سے تمکو کیا حاصل ہوا تمہارے اس رنج مین کون شریک ہوسکتا ہے۔ یہ تو تمہاری تقدیر مین لکھا تھا
تمکو نہایت جرأت سے برداشت کرنا چاہئے۔ شاید خدا اسکے دل مین خیال ڈالدے۔ اور وہ تمہاری عزت
اور قدر کرے۔ تم اس حالت مین صبر کرکے خدا کی درگاہ مین دعا کرو۔ گو صبر مین تکلیف ہے مگر صبر کا
پھل میٹھا ہے۔ خدا صبر کرنے کی تاکید کرتا اور خود بھی ساتھ دیتا ہے۔ صابر کو بہت بڑا بدلا ملتا ہے
اس حالت مین اپنا دل عبادت کی طرف زیادہ رجوع کردینا چاہئے جسمین دونون جہان کا فائدہ
ہے۔ میان بی بی کی خوشنودی کی بہت ضرورت ہے جو عورت و مرد باہم محبت رکھین گے۔
ضرور ایکدوسرے کی خوشنودی کا خیال رکھین گے۔ عقلمند عورت ہر ایک جسمانی اور روحانی خوشی
کا پورا خیال رکھیگی۔ روحانی خوشی بغیر علمی مذاق کے غیر ممکن ہے یہ خوشی سب سے بڑی اور پائدار
ہے۔ اسکے لئے تحصیل علم ضروری ہے جسمانی خوشی سریع الفنا ہے۔ ایک پل مین ختم ہوجاتی ہے
زیادتی سے نقصان کرتی ہے۔ بعض بی بیان بہت نیک بخت نیک مزاج ہوتی ہین۔ اپنے خاوند
کو بڑی عزت سے دیکھتی ہین۔ اونپر اپنی جان قربان کرنے کو تیار رہتی ہین لیکن اوسکی ماہیت سے
بہت کم واقف ہوتی ہین۔ ناواقفیت اور بعض۔ کاہلی کے سبب سے اتنی بڑی شئے سے محروم رہتی
ہین۔ ہر شخص کی قسمت ایک سی نہین ہوتی۔ کوئی خوشحال ہوتا ہے۔ اور کوئی تکلیف و مصیبت مین
بسر کرتا ہے۔ اگر ہر شخص کی خوشی کا ایک ہی معیار مقرر کیا جائے تو کیونکر بسر ہوسکے۔ اسلئے اگرچہ
تمہارا خاوند کتنا ہی تنگ حال ہو نہ کو سو وہ غریب کیا کرے۔ کیا وہ تمہارے آرام کا دشمن ہے جب
زمانہ اوسکی مدد نہین کرتا تو وہ کیا کرے۔ تمہاری نیکی اوسیوقت مین ظاہر ہوگی جب تم اوسکو اس

اکثر عورتین اپنے وقت بے پروائی سے ضائع کرتی ہین وہ کبہی بہولے سے بہی وقت کی قدر نہین جانتین جب ذرا کار وبار خانہ داری سے فرصت ملی۔ پاندان لیکر بیٹہہ گئین اڑوس پڑوس کی دو چار عورتین جمع ہوگئین ادہر ادہر کے گپ شپ شروع ہوئی۔
وہ کبہی اسکا خیال نہین کرتین کہ ہمارا کام ابہی پورا نہین ہوا ابہی سب سے بڑا کام باقی ہے بیکار باتون سے دماغ خراب ہوجاتا ہے۔
وقت کو ان تین امور پر ضرور تقسیم کرلینا چاہئے۔ انتظام خانہ داری تعلیم و تربیت اولاد۔ ترقی علم۔ اگر عورتین ان تین کامون کو اپنے اوپر لازم کرلینگی تو بیکار نرہینگی اور کوئی کام بند نرہیگا بیکاری کے کل نقصانات سے امن مین رہنگی۔ اونکو جب اپنے گہر کے کار وبار سے فرصت ملے تو کوئی عمدہ کتاب دیکہا کرین لیکن اسکا خیال رہے کہ جو کچہہ دیکہین سمجہہ کے دیکہین۔ اگر کچہہ سمجہہ مین نہ آئے تو لغت یا کسی کی مدد سے سمجہہ لین۔ اور جو کچہہ دیکہین کم و بیش یاد ہوجائے اگر ممکن ہو تو کسی کے سامنے اونہین باتون کو بیان کرین۔ اس سے قوت حافظہ قوی ہوگی۔ اور اپنے خیالات ظاہر کرنے کی قوت ترقی کریگی۔
اگرچہ کم دیکہین لیکن خوب سمجہہ کے دیکہین۔ اسبات کا بہی بہت خیال رکہین کہ قصہ کہانی کی بیکار کتابین بہت بری چیز ہین۔ اونکو دیکہنے سے نہ دیکہنا بہتر ہے کتب بینی کی غرض پہلے سوچ لین۔ اگرچہ اس زمانہ مین شرفا عورتون کے کام کاج کو ذلت کی نظر سے دیکہتے ہین۔ لیکن سوائے قباحت عرفی کے کوئی اصلی قباحت نہین معلوم ہوتی اگر عورتین بہی اپنے ہنر سے مناسب طریق سے دنیا کے کار وبار کرسکین تو نہایت مناسب ہے کیا خبر ہے کہ ہمیشہ ایک ہی حال پر بسر ہوگی۔ اگر گردش زمانہ سے سرتاج جدا ہوجائے تو اب کیونکر بسر ہوسکیگی صدہا عورتین اپنے خاوندون کے بعد طرح طرح کے مصیبتون مین گرفتار ہوتی ہین کوئی اپنی زندگی

چکی ہیں کہ کوئی چیز خاکات کر کوئی سلائی کرکے بسر کرتی ہے۔ کاش اگر وہ دنیا کا ہنر جانتی ہوتین تو آج اونکے کام آتا۔ زندگی آرام وعزت سے بسر ہوتی شرافت کسی پیشہ سے متعلق نہین اور بیکاری مین عار ہی سب سے زیادہ خراب اور قابل نفرت شئے کاہلی ہے۔ شریف آدمی کاہل نہین ہوسکتا۔

تم خود ہی غور کر کر و کہ ضرورت کے وقت تم کیا کروگی جب کوئی مصیبت سیر آجاییگی تو ناچار برداشت کرنی ہوگی اسی دن کا خیال کرکے ہر شخص کو کچھہ نہ کچھہ ہنر سیکھنا چاہیئے۔ اگر عزت و آرام کی زندگی مطلوب ہو تو کاہلی اور بیکاری سے بچو۔ اور ہر طرح کے نیک وبد کا خیال رکھو اپنے جسم کے ساتھہ دماغ سے بھی کام لیا کرو۔ تمہاری عزت تمھارے خاوند اور عزیزون کی نظر مین اوسوقت زیادہ ہوگی۔ جب تم اپنے کاروبار پوری طرح سے کرسکو گی۔ خود تمہاری طبیعت بھی خوش رہے گی۔ مشغولی کی وجہ سے تمہارے صحت اچھی رہے گی۔ لوگ تمھاری نظیر دینگے۔ تمہاری پیروی کی کوشش کرینگے۔ تمہارا شمار دنیا کے باکار عورتون مین ہوگا۔ تمکو کسی کی حاجت نہوگی۔ دوسرو کی ضرورتین تم سے پوری ہوسکینگی۔ تمہارا درجہ خدا کے نزدیک بھی زیادہ ہوگا۔ بڑے بڑے پیغمبرون نے اپنے گھر کے کاروبار کئے ہین۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا خود اپنے گھر کے کاروبار کیا کرتی تھین اپنا کام کرنے مین کیا برائی ہے۔ ہاتھہ پیر کام کرنے ہی کیلئے دئے گئے ہین۔

یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ اسوقت جسقدر مراسم شادی و غمی رائج ہین اون مین زیادہ تر عورتون ہی کا دخل بتایا جاتا ہے۔ کسی قدر صحیح بھی ہے۔ ذرا ذرا سی رسمون مین تمہارا یہ حال ہے کہ اگر بچہ کی ختنہ یا تسمیہ خوانی یا عقیقہ دہوم دہام سے نہوا تو رنج وغم کی کچھہ حد نہین گویا ایک بڑا رکن زندگی فوت ہوگیا جسکی وجہ سے آبرو مین فرق آگیا۔ بچے کے بیاہ و شادی مین مراسم دہوم دھام سے نہوئے تو قیامت آگئی۔ جائداد رہن مکان بیع قرض وام کرکے دو روز کے نمائشی خوشی مین ہمیشہ کی مصیبت سر پر لی۔ ایک شادی کیا کی کہ گھر برباد کر دیا جو کچھہ جائداد تھی شادی

اور بہت سے خاندان کی لڑکیان دوسرون مین چلی جاتی ہین۔ کیونکہ وہ جسکو زیادہ پسند کرتے تھے
اور جو ہر طرح سے اوسکا اہل تھا۔ وہ رسم کے نہ انجام دہی سے محروم رہا۔
شریعت نے آسانی پر نظر رکھتے ہوئے صرف ایجاب وقبول پر اسکو منحصر کیا۔ لیکن افسوس کی بات
ہے کہ ہم لوگون نے خدا کے قانون کو صرف بندون کے رسم اور زمانہ کے دکھاؤ کے خیال سے سخت
کر کے اسکو نہایت سخت پیچ در پیچ کر کے اس قابل بنا دیا کہ بجائے شادی خانہ آبادی کے خانہ بربادی
کہنے کے لائق ہو گئے۔ جو لوگ خدا اور رسول کے حکم اور ضروری کام مین سختی کر کے لوگون کو تکلیف
دیتے ہین۔ وہ قیامت مین ضرور سزا پائینگے۔ اور جو لوگ اس قبیح فعل کو صرف خدا کی خوشنودی
کے خیال سے چھوڑ کے صرف شریعت کی پیروی کرین گے وہ دین اور دنیا دونون مین سرخرو
اور باآبرو رہینگے۔ یا اللہ تو اپنا فضل کر اور لوگون کو اچھے عمل کی توفیق عنایت فرما۔ اور ورطۂ
ہلاکت سے نجات دے۔ جس چیز سے تو خوش ہوتا ہو اوسیکی خواہش دل مین پیدا کر دے۔ اور
جو چیز تجھکو ناپسند ہو اوس سے دور رکھ اور اس مرحوم امت پر رحم فرما۔ اسکو قعر ذلت سے نکال۔
ہر ایک چیز مین علم اور عمل کی توفیق دے۔ اس ہیچمدان بندے کو اپنی مخلوق کی خیر خواہی اور اپنی
عبادت مین سرگرم رکھ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔